وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْاَحْزابِ فَالنَّا رُ مَوْعِدُهُ

اور جو شخص کہ انکار کرے اسکا (مہدیؑ کا) فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے (سورۂ ہود)

الحمد للہ و المنۃ

مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

المعروف بہ

محضرۂ شاہ دلاورؓ

مترجم و محشی

باھتمام

دارالاشاعتِ مہدویہ

دینی کتاب گھر، غنی میاں اسٹریٹ، دائرہ چن پٹن

۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء

قیمت: ۱۵/-

عرضِ ناشر

قوموں کی حیات اور ارتقائی راز اس کی تاریخی روایات اور مذہبی آثار کے تحفّظ میں پنہا ہے۔ قوموں میں جذباتِ عمل سلف کے کارناموں کی یاد دہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی لئے دنیا کی قومیں اپنے بانیوں فدایانِ ملت محبانِ سلف اور قومی شہیدوں کے ان ممتاز واقعات کو جن میں ایثار و فدویت استقلال واستقامت صبر و توکل اور ہمت و شجاعت کے تاثرات پائے جاتے تھے بیسوں طریقوں سے باقی و برقرار رکھنے کی کوشش کرتی چلی آرہی ہیں تاکہ آنے والی نسلوں میں ان کے مطالعہ سے اپنے آبائی اوصاف کے ساتھ ساتھ ارتقائی قوتیں اور قومیت کے جذبات نشونما پاسکے اور جب قوموں میں روح پھونکنے والا دورِ تاریخ شروع ہوا تو بزرگانِ سلف ومقتدایانِ ملت کی سیرتیں مدوّن کی گئیں تاکہ آنے والی نسلیں نظامِ زندگی کو استوار بنانے کیلئے تجرباتِ گذشتہ سے سبق لیکر اپنی راہِ عمل معین کرسکیں جن قوموں نے اپنی تاریخ پر توجہ کی وہ آج بھی ارتقائی مدارج طے کرتی جارہی ہیں اور جنہوں نے اس سے لاپرواہی برتی وہ رفتارِ ترقی میں پیچھے رہ گئیں جس قوم میں گذرے ہوئے واقعات اور مشاہر کے تذکیرے ذخیرہ نہ ہوا سکے کردار میں استواری نظامِ اخلاق میں برتری اور افکار و جذبات میں جوشِ عمل کی صلاحیتیں پیدا نہیں ہوسکتی قوم کی ارتقاء کیلئے اگر کوئی موثر ذریعہ ہوسکتا ہے تو دورِ سلف کے واقعات برگزیدہ ہستیوں کے حالات اور جامع الصفات بزرگانِ ملت کے تذکیرے ہیں کہ جن میں بقائے قومیت کی روح اور اسرار و مطالب کا گنج بے بہا پوشیدہ ہے۔ آج ہم چوں کہ سلف کے کارناموں سے نابلد بزرگوں کے حالات سے ناواقف اور اس دور کی برکات وخصوصیات سے بے بہرہ ہیں اس لئے اپنی فکر و عمل کو موجودہ ماحول کے تاثرات کے تحت جانچتے ہیں جس کا نتیجہ ہے کہ ہم مذہب اور قومیت سے عملاً دور ہوتے جارہے ہیں، اسی جذبہ کو لیکر ادارہ دارالاشاعتِ مہدویہ دائرہ چن پٹن کا قیام عمل میں آیا تاکہ قوم کی ان نایاب قدیم دینی مذہبی کتب کی اشاعت کی جائے جس سے قوم میں اپنی دینی کتب کے مطالعے کا شوق بڑھے اور اپنے بزرگوں کے حالات و واقعات سے آگاہی ہو۔ لہذا ادارۂ ہٰذا نے دارالاشاعت کتب سلف الصالحین جمیعۃ مہدویہ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدرآباد دکن کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دوبارہ شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اسکے علاوہ اور بھی دینی کتب کی اشاعت زیرِ غور ہے۔

عمدۃ المتقدمین زبدۃ المتاخرین حضرت سید دلاور گورے میاں صاحبؒ قبلہ اور زبدۃ العارفین افضل الفاضلین حضرت ابورشید سید خدا بخش رشدی صاحب قبلہؒ کے گراں قدر و بےلوث خدمات اور نہ قابلِ فراموش کارہائے نمایا جو آپ نے انجام دئے ہیں قوم اسکو کبھی بھلا نہ سکے گی قوم کو اپنے اسلاف کا وہ مایا ناز ذخیرہ دیا کہ ہم قیامت تک اس احسان کو فراموش نہ کرسکیں گے ادارہ ان حضراتؒ کو پورے جذبات کے ساتھ خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور حضرت الحاج سید محمد اسد میاں صاحب قبلہ زائر فراہ مبارک وسرپرست دارالارقم حیدرآباد کے بھی ہم ممنوں ومشکور ہیں کہ آپ نے ہم کو اُن نایاب کتب کو شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

فقیر سید مصطفیٰ خوندمیری عفی عنہٗ ابن حضرت پیر و مرشد سید یحییٰ میاں صاحب مبلغ ہندؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم واللہ یدعوا الی دار السلام ویھدی من یشاء الی الصراط المستقیم واضح ہوکہ حضرت آدمؑ کے اس جہان میں آنے سے پہلے قدرتی طور پر دوراستے پڑ گئے. ان میں کا ایک اسلام ہے اور دوسرا کفر.

کما قال اللہ تعالیٰ واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لِاٰدم فسجدوا الا ابلیسَ ابیٰ واستکبرو کان من الکفرین . جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور جب ہم نے کہا فرشتوں سے کہ سجدہ کروآدم کوتو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیااور تکبر کیااور کافر بن گیا.

فرمان خدا سے ظاہر ہے کہ خدا کے حکم کوقبول کرنا اسلام ہے اور خدا کے حکم کا انکار کرنا کفر ہے. خدا کے حکم کوقبول کرنے کی راہ آدم خلیفتہ اللّٰہ لائے اور خدا کے حکم کا انکار کرنے کی راہ معلم الملائک (ابلیس) لایا. آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک یہ دونوں راستے چلے آرہے ہیں. مقبلین نے خداوخلیفہءخدا کوقبول کرنیوالونکی تقلید کی اور منکرین نے خداوخلیفہءخدا کے انکار کرنے والوں کی تقلید کی. اُسی طرح حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخرالزماں خلیفتہ الرحماں خاتمِ ولایتِ محمدیؐ کی ذات پیغمبر صفات کے قبول کرنے والے بھی ہیں اور انکار کرنے والے بھی.

کقولہ تعالیٰ فمنھم من امن ومنھم من کفر. (جزء۳ رکوع۱) مانند قول اللہ تعالیٰ کےتو ان میں سے کوئی تو ایمان لے آیااور کسی نے کفر کیا.

امام مہدی موعودخلیفتہ اللہ ہمسر رسول اللہؐ کے مُقْبِلْ مومن ہیں اور منکر کافر ہیں. حضرت میاں لاڑ شہؓ نے کلمہ گوکو کافر نہ کہنے کے متعلق جواپنا ذاتی خیال ظاہر فرمایا تھااس کی اور دوسرے اقوال کی تردید حضرت شاہ دلاورؓ نے مدلل پیرایہ میں فرما کر اپنا یہ مکتوب امامؑ کے تمام اصحابؓ کے پاس بغرض اتفاق روانہ فرمایا امامؑ کے تمام اصحابؓ نے اِس مکتوب پر اتفاق فرمایا. جب امامؑ کے کل صحابہؓ نے اِس مکتوب پر اتفاق فرمایا تو صحابہؓ کے تمام تابعینؒ نے بھی اتفاق فرمالیا چنانچہ حضرت شاہ دلاورؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ

فاعلم ان اصحاب المهدی الموعود والتابعين اتفقوا علیٰ هٰذاالمكتوب منهم ميران سيد محمود بن حضرت مهدی موعود عليه السلام وميان سيدخوند ميروميان شا ه نعمت وميان شاه نظام وملک برهان الدين وملک گوهر وميان شاه دلاورميان امين محمد وملک معروف وميان يوسف وميان سيد سلام الله وميان ابو بكر وميان ملكجی وميان عبدالمجيد وميان خوند ملک وميان ابو محمد وميان جنيدی وميان بهائی وغيرهم من الا صحاب رضی الله عنهم علیٰ ذالک ميان سيد يعقوب وملک الهداد وميان خوند شيخ وميان ابو الفتح بن ميان ابو بكر وميان عبدالرحمن من التابعين رحمهم الله عليهم اجمعين ومن خرج من هٰذا لا تفا ق فهو خارج منا.

پس جان تحقیق کہ مہدی موعودؑ کے اصحابؓ اور تابعینؒ نے اس مکتوب پر اتفاق کیا ہے اُن میں سے میراں سید محمود بن حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام اور میاں سید خوند میر اور میاں شاہ نعمت اور میاں شاہ نظام اور ملک برہان الدین اور ملک گوہر اور میاں شاہ دلاور اور میاں امین محمد اور ملک معروف اور میاں یوسف اور میاں سید سلام اللہ اور میاں ابوبکر اور میاں ملک جی اور میاں عبدالمجید اور میاں خوند ملک اور ابو محمد اور میاں جنیدی اور میاں بھائی وغیرہم اصحابؓ سے ہیں اسی طرح میاں سید یعقوب حسن ولایت اور ملک الہداد خلیفہء گروہ اور میاں خوند شیخ اور میاں ابوالفتح بن میاں ابوبکر اور میاں عبدالرحمٰن وغیرہم تابعینؒ سے ہیں اور جو شخص کہ نکلا اس اجماع واتفاق سے ۔پس وہ خارج ہے ہم سے ۔(ہم سب صحابہؓ سے).

حضرت شاہ دلاورؓ نے اٹھارہ جلیل القدر صحابہؓ کے اسماء گرامی کے اظہار کے ساتھ ’’وغیرہم من الاصحابؓ ‘‘ بھی تحریر فرمایا ہے .وغیرہم من الاصحاب کے یہ معنٰی ہیں کہ اٹھارہ جلیل القدر صحابہؓ کے سوا امامؑ کے جتنے بھی صحابہؓ تھے اُن سب نے اتفاق فرمالیا.اور چونکہ حضرت میاں لاڑ شہ ؓ امامؑ کے صحابی ہونے کی حیثیت سے ’’وغیرہم من الاصحاب‘‘ میں داخل ہیں لہذا آپ نے بھی اتفاق فرمالیا اور حضرت میاں لاڑ شہؓ سے یہ نقل شریف بھی منقول ہیکہ

نقلست از بندگی میاں لاڑ شہؓ کہ انکارِ مہدیؑ انکارِ قرآن است وانکارِ قرآن انکارِ محمدؐ است وانکارِ محمدؐ انکارِ خدا تعالیٰ است (ملاحظہ ہو انصا نامہ باب۲)

بندگی میاں لاڑ شہؓ سے منقول ہے کہ مہدیؑ کا انکار قرآن[1] کا انکار ہے اور قرآن کا انکار محمدؐ کا انکار ہے اور محمدؐ کا انکار خدا تعالیٰ کا انکار ہے.

[1] القران والمهدی امامنا.امنّا وصدّقنا قرآن اور مہدیؑ ہم سب مصدِّقوں کے امام ہیں ہم سب مصدّقوں نے ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی لہذا قرآن مہدیؑ کے ساتھ ہے اور ان کے بھی ساتھ ہے جو مہدیؑ کے ساتھ ہیں.اُن کے ساتھ نہیں ہے جو دنیا اور اہل دنیا کے ساتھ ہیں قال ءالمرء معہ من احبّ ۔آنخضرتؐ نے فرمایا کہ آدمی اس کے ساتھ ہے۔جس کی اُسکو محبت ہے.

اس نقلِ شریف سے ظاہر ہے کہ حضرت میاں لاڑ شہؓ نے اس میں منکرِ مہدیؑ کے کافر ہونے کی کامل توضیح فرمائی ہے اور حضرت شاہ دلاورؓ کہ محضرہ پر جو منکر مہدیؑ کے کافر ہونے کے متعلق لکھا گیا ہے تمام صحابہؓ نے اتفاق فرمایا ہے اس کا یہ نتیجہ ہے کہ حضرت میاں لاڑ شہؓ نے محضرۂ شاہ دلاورؓ سے اتفاق فرمالیا ہے کیونکہ اگر آپ محضرہ پر اتفاق نہ فرماتے تو یہ نقل شریف آپ سے منقول نہ ہوتی.

رہی یہ بات کہ حضرت میاں لاڑ شہؓ نے جو رسالہ نفیءتکفیرِ منکر کے باب میں تحریر فرمایا تھا اور اس میں کئی اعتراضات فرمائے تھے. صحیح ہے. لیکن حضرت شاہ دلاورؓ کے مکتوب کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ دلاورؓ نے حضرت میاں لاڑ شہؓ کے تمام اعتراضات کو اپنے مکتوب میں پیش فرما کر ان کی تردید فرمائی ہے.

اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ جب حضرت میاں لاڑ شہؓ نے محضرۂ شاہ دلاورؓ سے اتفاق فرمالیا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ آپؓ نے اپنے مولفہ رسالہ کی تردید کو صحیح تسلیم فرمالیا تو پھر آپؓ نے اپنے رسالہ سے نفیءتکفیرِ منکر کی تمام باتوں کو نکال دیا یا نہیں؟

اس شبہ کو رفع کرنے سے پہلے یہ عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقربانِ بارگاہِ ایزدی کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنی ذاتی باتوں پر مصر ہو جائیں بلکہ یہ تو خود پسندوں اور زر پرستوں کا شیوہ ہے کہ جمہور کے خلاف اپنے ذاتی قول و عمل پر اڑے رہتے ہیں اور اس سے باز آنے کو اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین. بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو. محضرۂ شاہ دلاورؓ کے بعد حضرت میاں لاڑ شہؓ کے پاس اپنے مولفہ رسالہ کی کوئی اہمیت باقی نہ تھی اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ جب حضرت میاں شیخ مصطفیٰؒ نے حضرت میاں لاڑ شہؓ کے حضور میں تشریف لے جا کر بکمال ادب حضرتؓ کا مولفہ رسالہ طلب کیا تو حضرتؓ نے رسالہ منگوا کر میاں شیخ مصطفیٰؒ کے حوالہ فرما دیا اور میاں شیخ مصطفیٰؒ نے رسالہ کو ادب سے لیا سر اور آنکھ پر رکھا اور پڑھنا شروع کیا اور جب لفظِ نفی تکفیر منکر پر پہنچے عرض کیا کہ ''فلاں آیت اور فلاں حدیث اور فلاں نقلِ مہدیؑ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کا منکر کافر ہے اور اِس رسالہ میں اس کے برعکس ہے اب کیا حکم ہوتا ہے'' تو بندگی میاں لاڑ شہؓ نے فرمایا کہ اگر اس کے موافق نہیں ہے تو دور کر دے. اسی وقت میاں شیخ مصطفیٰؒ نے کاڑی کو پانی میں تر کر کے نفی تکفیرِ منکر مہدیؑ کے لفظوں کو دور فرما دیا اور اسی طرح نفی تکفیر منکر کے تمام لفظوں کو رسالہ سے دور فرما دئے چنانچہ.

نقلست کہ یک روز میاں شیخ مصطفیٰؒ فقیر بندگی میاں سید محمود خاتم مرشدؓ بدائرہ بندگی میاں لاڑ شہؓ رفتند و بزانوی ادب نشستند و آب طلبیدہ بحضور بندگی میاں لاڑ شہؓ پیش کردہ عرض کردند کہ خوندکار اصحاب مہدیؑ ہستند پسخوردہ بدہید بندگی میاں لاڑ شہؓ پسخوردہ کردہ	نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں سید محمود خاتمِ مرشدؓ کے فقیر میاں شیخ مصطفیٰؒ بندگی میاں لاڑ شہؓ کے دائرہ میں گئے اور مود بانہ دوزانو بیٹھے اور پانی طلب کیا اور بندگی میاں لاڑ شہؓ کے حضور میں پیش کر کے عرض کیا کہ خوندکار اصحابِ مہدیؑ ہیں پسخوردہ عنایت فرمائیں

دادند میاں شیخ مصطفیؒ پسخوردۂ مزکور بادب وعظمت وقربانیت آشامیدند وبعد چندسخنان عرض کردند کہ خوندکار تصنیف شریف رسالہ کردہ اند بطلبند بندہ ہم بہ بیند بندگی میاں لاڑشہؒ رسالہ طلبیدہ بدست میاں شیخ مصطفیؒ دادند ومیاں شیخ مصطفیؒ بادب گرفتہ برسروچشم نہادہ خواندن گرفتند وچوں بلفظ نفی تکفیر منکر رسیدند میاں شیخ مصطفیؒ عرض کردند کہ ازفلاں آیت وفلاں حدیث ونقلِ میراں علیہ الاسلام معلوم شود کہ منکر مہدیؑ کافر است ودریں رسالہ برعکس آں ہست الحال چہ حکم باشد. بندگی میاں لاڑشہؒ فرمودند کہ اگر موافق آں نیست دورکن فی الحال میاں شیخ مصطفیؒ خاشاکے را آب آلودہ نمودہ سخنہائے نفیءتکفیر منکر مہدیؑ رادورنمودندوبازہرجا کہ دررسالہ سخنہماں طورنظرآمدی ہماں وجہ دورکردندے وبندگی میاں لاڑشہؒ ہماں تقریرفرمودندی ہمچنیں آں لفظ رادورکردندی تاکہ بیک نظر تمام رسالہ رادیدند وآں سخنہائے ہماں وجہ تقریرکردہ ورضا گرفتہ دورکردہ پیشیں بندگی میں لاڑشہؒ نہادند بندگمیاں لاڑشہؒ رسالہ بدست خود گرفتہ دیدند کہ ہمہ سخنہائے نفی تکفیر منکر مہدیؑ دورکردہ است .فرمودند کہ مصطفیؒ ایسیا کہر جہل کر

بندگی میاں لاڑشہؒ نے پسخوردہ عنایت فرمایا.میاں شیخ مصطفیؒ نے پسخوردۂ مذکورادب وعظمت وقربانیت سے نوش کیااور کچھ گفتگو کے بعدعرض کیا کہ خوندکار کا مصنفہ رسالہ اگرطلب فرمائیں توبندہ بھی دیکھتاہے.بندگی میاں لاڑشہؒ نے رسالہ طلب فرما کرمیاں شیخ مصطفیؒ کے ہاتھ میں دیااور میاں شیخ مصطفیؒ نے رسالہ کوادب سےلیکرسر اورآنکھ پررکھااور پڑہنا شروع کیااور جب لفظ نفی تکفیرِ منکر پر پہنچے عرض کیا کہ فلاں آیت اور فلاں حدیث اور فلاں نقلِ مہدی علیہ السلام سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کا منکر کافر ہےاوراس رسالہ میں اس کے برعکس ہےاب کیا حکم ہوتا ہےتو بندگی میاں لاڑشہؒ نے فرمایا کہ اگراس کے موافق نہیں ہےتو دورکردےاسی وقت میاں شیخ مصطفیؒ نے کاڑی کو پانی میں ترکرکےنفی تکفیر منکرِ مہدیؑ کے لفظوں کودورکردیااور پھر جہاں کہیں کہ رسالہ میں ویسی ہی بات نظرآتی تو اسیطرح دورکرتے اور بندگی میاں لاڑشہؒ وہی اگلی سی تقریرفرماتے اسی طرح اس لفظ کو دورکرتے یہاں تک کہ میاں شیخ مصطفیؒ نے ایک نظر میں تمام رسالہ دیکھ ڈالا اورنفیءتکفیرِ منکر کی باتوں کواسی طرح تقریرکرکے اجازت سے دورکردیا اور رسالہ کوحضرت بندگی میاں لاڑشہؒ کے حضورمیں پیش کیا۔ حضرتؓ نے اپنے ہاتھ میں رسالہ لیکر دیکھا کہ نفی تکفیر منکر مہدیؑ کی تمام باتیں

کسکن سوں لایا تھا. میاں شیخ مصطفیٰؒ عرض کردند کہ ازنزدیک پسخوردۂ خوندکار بعدہ بندگی میاں لاڑشہؒ خاموش ماندند ومیاں شیخ مصطفیٰؒ مرخص شدہ بخانۂ خود آمدند.

دور کردی ہیں تو فرمایا کہ اے مصطفیٰؒ ایسیا کہر جھل کر کسکن سوں لایا تھا. میاں شیخ مصطفیٰؒ نے عرض کیا کہ خوندکار کے پسخوردہ سے لایا اسکے بعد بندگمیاں لاڑشہؒ خاموش ہوگئے اور میاں شیخ مصطفیٰؒ اجازت لیکر اپنے گھر چلے گئے.

اور حضرت میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ نے حضرت میاں لاڑشہؒ کے حضور میں تشریف لیجا کر بکمالِ ادب تکفیرِ منکر کے مسئلہ کو کئی وجوہ سے جو فاضلانہ انداز میں پیش فرمایا اور اس کے جوابات جو حضرت میاں لاڑشہؒ نے دئے ہیں ان کے پڑھنے سے کلمہ گو کو کافر نہ کہنے کا وسوسہ انشاءاللہ دور ہوجائے گا. چنانچہ

نقلست کہ یک روز بندگی میاں عبدالملک سجاوندیؒ بدائرۂ بندگی میاں لاڑشہؒ رفتند وبزانوے ادب نشستند بندگی میں لاڑشہؒ برگ تنبول می خوردند و خواستند کہ حضرت بندہ را پسخوردۂ اگال بخشند وگرفتہ بادب وقربانیت وعظمت خوردند وسخنان از ادب می نمود ند دراں اثنا عرض نمودند کہ خوندکار قبل از علیہ السلام قوم موسیٰ علیہ السلام کہ بعیسیٰؑ ایمان نیاوردند اوشاں را چہ باید گفت. فرمودند کہ کافر باید گفت. باز عرض کردند کہ قوم پیغمبران پیشیں کہ اہل کتاب وشریعت بودند چوں حق تعالیٰ خاتم النبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ رافر ستاد اوشان ایمان نیاوردند اوشاں را چہ باید گفت فرمود ند کافر باید گفت باز عرض نمودند کہ خوندکار کسانیکہ کلمہ می گویند وقرآن می خوانند وبر شریعت استوار اند خود را مسلمان می گویانند وتصدیق مہدی علیہ السلام نمی

نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں عبدالملک سجاوندیؒ بندگی میاں لاڑشہؒ کے دائرہ میں گئے اور بکمال ادب دوزانوں بیٹھے بندگی میاں لاڑشہؒ پان نوش فرمارہے تھے عرض کیا کہ حضرتؒ اگال کا پسخوردہ بندہ کو عنایت فرمائیں اور پسخوردہ لیکر بکمال ادب وقربانیت وعظمت نوش کیا اور مودبانہ گفتگو شروع کی اور اثنائے گفتگو میں عرض کیا کہ خوندکار آنحضرتؐ سے پہلے موسیٰؑ کی قوم جو عیسیٰؑ پر ایمان نہیں لائی اس کو کیا کہنا چاہئے ۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ کافر کہنا چاہئے ۔ پھر عرض کیا کہ اگلے پیغمبروں کی قوم جو اہل کتاب وشریعت تھی جب حق تعالیٰ نے خاتم النبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ کو بھیجا تو وہ قوم آپؐ پر ایمان نہیں لائی اس کو کیا کہنا چاہئے تو فرمایا کہ کافر کہنا چاہئے پھر عرض کیا کہ خوندکار جو لوگ کلمہ کہتے ہیں اور قرآن پڑھتے اور شریعت پر

کنند و انکار آں ذات پیغمبر صفات می کنند اوشاں
راچہ باید گفت . بندگی میاں لاڑ شہؓ فرمودند کہ
اوشاں را کافر باید گفت باز گفتند کہ منکر مہدیؑ کافر
است .فرمودند کافر است . باز گفتند کہ کافر است .
فرمودند کہ کافر است . باز عرض کردند کہ نزد خوند
کار منکر مہدیؑ بتحقیق کافر است .فرمودند کہ بتحقیق
کافر و اکفر است بعدہ خاموش ماندند بعد از ساعتی
بندگی میاں لاڑ شہؓ بزبان ہندی فرمودند ایسا کہر
جہل کر کہاں سوں لایا تھا. بندگی میاں عبد الملک
سجاوندی عالم باللہؒ عرض کردند کہ از پسخوردۂ
اوگال خوند کار بعدہ ہیچ نہ فرمودند. میاں
عبد الملکؒ مرخص شدہ بمسکن خود باز گشتند .

استوار ہیں اور خود کو مسلمان کہلاتے ہیں اور مہدیؑ کی
تصدیق نہیں کرتے اور اس ذاتِ پیغمبر صفات کا انکار
کرتے ہیں انکو کیا کہنا چاہئے تو بندگی میاں لاڑ شہؓ نے
فرمایا کہ اُن کو کافر کہنا چاہئے۔ پھر عرض کیا کہ مہدیؑ کا
منکر کافر ہے تو فرمایا کافر ہے۔ پھر عرض کیا کہ کافر
ہے۔فرمایا کہ کافر ہے. پھر عرض کیا کہ خوندکار کے پاس
مہدیؑ کا منکر بتحقیق کافر ہے تو فرمایا کہ بتحقیق کافر اور اکفر
ہے۔اس کے بعد خاموش ہوگئے۔تھوڑی دیر کے بعد
بندگی میاں لاڑ شہؓ نے ہندی زبان میں فرمایا کہ ایسا کہر
جہل کر کہاں سوں لایا تھا۔ تو بندگی میاں عبدالملک
سجاوندی عالم باللہؒ نے عرض کیا کہ خوندکار کے اوگال کے
پسخوردہ سے۔اس کے بعد کچھ نہیں فرمایا۔میاں عبدالملکؒ
رخصت حاصل کر کے اپنے مکان کو چلے گئے۔

(از مجموعہ کتب نقلیات حضرت میاں سید زین العابدینؒ نبیرہ حضرت مجتہد گروہؓ. یہ مجموعہ فقیر اجی میاں صاحب
ابن حضرت فقیر اللہ بخش میاں صاحب مرحوم مسجد پختہ اہل بسیط پورہ کے پاس موجود ہے.)

ان تمام توضیحات سے ظاہر ہے کہ حضرت میاں لاڑ شہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجماع صحابہء مہدی موعود علیہ الصلاۃ والسلام
کے موافق منکر مہدیؑ کو کافر فرمایا ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے.

کاتب الحروف

حقیر دلاور

محضرۂ شاہ دلاورؓ

بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰن اَلرَّحیم

مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ برادران دینی ومحبان یقینی وتابعان شریعتِ محمدیؐ اعــنــی اھــل الـمھـدیؑ و اصـحـابـہ بـعـد سلام وتحیتہ از دلاور مطالعہ کردہ قبول فرمایند غرض عریضہ مبنی بر آنکہ میاں لاڑ شہؓ از گجرات آمدہ اند برائے ظہور کردن آنکہ انکار مہدیؑ کفر نیست ومیگویند کہ ایں حکایت من اللہ است آرے خیر وشر من اللہ است فامادر روش اہل دین من اللہ آنرا گویند کہ نہ در آں مغالطۂ نفس باشد ونہ وسوسہ شیطان آنرا من للہ نامند وگرنہ من النفس اومن الشیطان نامند، ہر کس را معلوم است کہ ہر حکایتکہ موافق شرع نیست وموافق اقوال مہدیؑ نیست آں خطاء محض است نہ از حق.

ودیگر میاں لاڑ شہؓ میگویند کہ کلمہ گورا در شرع کافر گفتن جائز نیست مطلق ایں قول از ایشاں غلط است زیرا کہ اہل شرع انکار خلافت ابی بکرؓ وعمرؓ را کفر داشتہ اند باعتبار شرع چنانچہ در علم کلام مذکور است فـلـو انـکـر

ترجمہ۔مکتوب حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ برادران دینی محبان یقینی و وتابعان شریعت محمدیؐ یعنی اہل مہدیؑ واصحاب مہدیؑ سلام وتحیتہ کے بعد دلاورؓ کی جانب سے مطالعہ کریں اور قبول فرمائیں اس عریضہ کی غرضِ اس بات پر مبنی ہے کہ میاں لاڑ شہؓ گجرات سے اس بات کو ظاہر کرنے کیلئے آئے ہیں کہ مہدیؑ کا انکار کفر نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ یہ بات (جو کہی گئی) اللہ کیطرف سے ہی بیشک خیر وَشر اللہ کی طرف سے ہے ولیکن دینداروں کے طریقہ میں من اللہ اس کو کہتے ہیں کہ نہ اس میں نفس کا مغالطہ ہو.اور نہ شیطان کا وسوسہ اس کو من اللہ (اللہ کی طرف سے ہے) کہتے ہیں وگر نہ نفس اور شیطان کی طرف سے ہے کہتے ہیں. ہر شخص واقف ہے کہ جو بات شرع کے موافق نہ ہو اور مہدیؑ کے فرامین کے مطابق نہ ہو وہ محض خطا ہے حق سے نہیں ہے۔

اور دیگر میاں لاڑ شہؓ کہتے ہیں کہ کلمہ گو کو شرع میں کافر کہنا جائز نہیں، ان کا مطلق یہ قول غلط ہے۔اس لئے کہ اہل شرع نے ابی بکرؓ اور عمرؓ کی خلافت کے انکار کو شرع کے اعتبار سے کفر قرار دیا ہے۔ چنانچہ علمِ کلام

احد عن خلا فتھما یکفر . وایشاں ایں حدیث را حجت می آرند کہ لا تکفرو وا اھل قبلتکم .آری تکفیر اہل قبلہ جائز نیست یعنے بلاموجب شرعی یعنی کلمہ گو کہ موا فق شرع محمدی است و ہر چیز یکہ از رسول اللہ ﷺ آمدہ است اورا قبول می کندا گرچہ فاسق است با نواع فسق ا ورا کافر گفتن درشرع جائز نیست پس لا تکفرو وا اھل قبلتکم . درحق ایں چنیں کس مطابق می شود وگرنہ اہل شرع بسیار کلمہ گو یان را نسبت بہ کفرمی کنند اے برادر بعضے روافض خمر را حلال میدارند وزنا ولواطت رامباح می شمرند و احلّ ما حرّم اللہ کفر با لا جما ع لیس فیہ خلاف لا حد. پس ایں حدیث درحق ایشاں ہم بباید گفت کہ ولاتکفروا اھل قبلتکم .یعنی ایں چنیں نیست حاشاوکلا .پس معلوم شد کہ مطلق ایں قول کہ کلمہ گو را کافر گفتن روا نیست خطاء محض است لا شبھۃ فیہ و ایّد ھٰذا المعنی ما قال اللہ تعا لی فی کلامہ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَہٗ، فاَ زَرَہٗ، فا سْتغْلَظ فا سْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ .(جز۲۶رکوع ۱۱)

میں مذکور ہے کہ پس اگر کوئی شخص انکار کرے ان کی (صحابہؓ کی) خلافت کا تو کفر کرتا ہے .اورمیاں لاڑشہؒ اس حدیث کو حجت میں پیش کرتے ہیں کہ .اہل قبلہ کو کافر مت کہو. بیشک اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں یعنے بلاموجب شرعی (کافر نہیں کہہ سکتے) یعنی جو کلمہ گو کہ شرع محمدیؐ کا موافق ہو اور جو چیز کہ رسولؐ سے پہنچی ہے اُس کو قبول کرتا ہو اگرچہ وہ اقسام کی برائیاں کرنے سے فاسق ہے تو بھی اُس کو کافر کہنا شرعاً جائز نہیں پس حدیث لا تکفرو واا ھل قبلتکم ایسے ہی شخص کے حق میں مطابق ہو سکتی ہے ورنہ اہل شرع بہت سے کلمہ گو کو کفر سے منسوب کرتے ہیں .اے برادر بعض رافضی شراب کو حلال رکھتے ہیں اور زنا ولواطت کو مباح سمجھتے ہیں .اور اللہ نے جسکو حرام کیا ہے اس کو حلال کہنا بالا جماع کفر ہے اس میں کسی کو خلاف نہیں ہے .پس حدیث ہٰذالا تکفرو واا ھل قبلتکم ان کے حق میں بھی کہنی چاہئے یعنی ایسا نہیں ہے حاشا وکلا .پس معلوم ہوا کہ مطلق یہ قول کہ کلمہ گو کو کافر کہنا جائز نہیں ہے محض خطا ہے .نہیں ہے شبہ اس میں اور اس معنی کی تائید وہ قول کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ جیسے[1] کھیتی نکالتی ہے

[1] جیسے کھیتی کہ پہلے نکالتی ہے چھوٹی سی شاخ اپنی یعنی اکھوا پھوٹتا ہے اور سوئی نکلتی ہے پھر قوی کرتی ہے اپنی اس شاخ کو پھر موٹی ہو جاتی ہے پھر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اپنی جڑ پر پہلے بیج تھا پھر نرم گھانس ہوتی ہے آخر کو درخت ہو جاتا ہے تعجب میں لاتی ہے کھیتی کرنے والوں کو اس کی قوت اور تیاری اور سیدھا کھڑا ہو جانا اور خوبی اس مثال کی ساتھ رسول مقبول صلعم اور آپ کے یارؓ مثال دئے گئے ہیں اس واسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جسقدر بڑھی قوت پکڑی اور سیدھی قائم ہوگئی اور اہل عالم کے تعجب کا سبب ہوئی حق تعالیٰ نے یہ تمثیل فرمائی تاکہ غصہ کھائیں رسولؐ کے یاروں پر کافر امام قشیریؒ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اصحابؓ کی شان میں ہے تو جو کوئی اُن پر غصہ کرے اور اُن کے ساتھ دشمنی رکھے وہ کافروں میں داخل ہوگا (از تفسیر قادری جلد دوم)

واہل شرع روافض را بحجت ایں آیت کافری گویند زیر اچہ ہر کسیکہ یارانِ محمد ﷺ را غضب دارد او کفر است بقو له تعا لیٰ لیغْظ بهم الکفار. پس رافضیاں ہم کلمہ گو و بظاہر اہل قبلہ ہستند پس معلوم شد کہ لاتکفروا اهل قبلتکم ای بلاموجب شرعی ودرشرح مواقف مذکوراست ولا تکفروا اهل قبلتکم الا بمافیه شرک او نفی للصانع العلیم القدیر او انکار ما علم مجیه به علیه السلام او انکارا لجمع علیه. وفارسی اینست کہ یا انکار کردن چیزے را کہ دانستہ شدہ است مجی آں چیز یعنی وجودِ آں بلسانہ اے بزبانِ رسولؐ پس اگر کسے بگوید کہ خبرِ مہدیؑ کہ از زبانِ رسولؐ جاری شدہ است برآں ایمان داریم پس حال او چوں حال آں کسیکہ بگوید احمدی کہ از زبانِ عیسیٰؑ جاری شدہ است باد ایماں داریم کسے کہ منکرِ مہدیؑ است او دو انکار دارد یعنی انکار ما علم مجیه بهٖ انکار الجمع علیه زیراچہ ہیچ کسے از آمدنِ مہدیؑ انکار نہ کردہ است از صحابہ وتابعین و تبع تابعین وعلماءِ متقدمین واز علماءِ متاخر اگرچہ بعضے کساں در صفاتِ او اختلاف کردہ

اپنی چوٹی سی شاخ پھر قوی کرتی ہے اسکو پھر موٹی ہوجاتی ہے پھر سیدھی کھڑی ہوجاتی ہے اپنی جڑ پر تعجب میں لاتی ہے کھیتی کرنیوالونکو تاکہ غصہ کھائیں اُن پر کفار۔ اوراہل شرع روافض کو اس آیت کی حجت سے کافر کہتے ہیں اسلئے کہ جو شخص آنحضرتؐ کے صحابہؓ پر غضب کرتا ہے وہ قولہ تعالیٰ لیغیظ بهم الکفار کے لحاظ سے کافر ہے۔ پس رافضیان بھی کلمہ گو اور بظاہر اہل قبلہ ہیں پس معلوم ہوا لا تکفروا اهل قبلتکم کے یہ معنی ہوے کہ کسی کو بلاموجب شرعی کافر کہنا جائز نہیں اور شرح مواقف میں مذکور ہے کہ اور نہ کافر کہو تم اپنے اہل قبلہ کو مگر اُس کو جس میں شرک ہو یا صانع علیم وقدیر کا منکر ہو یا اُس چیز کا انکار کرے جس کو آنحضورؐ کا لانا ثابت ہے یا انکار اُسکا جسکے آوردہ رسولؐ ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور فارسی کی اُردو یہ ہے کہ یا انکار کرنا ایسی چیز کا کہ جانی گئی ہے آمد اُس چیز کی یعنی وجود اُس کا زبان سے رسولؐ کے پس اگر کوئی شخص کہے کہ مہدی علیہ السلام کی خبر جو رسول علیہ السلام کی زبان سے جاری ہوئی ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں تو اُسکا حال بعینہ اُس شخص کے حال کے مانند ہے جو یہ کہے کہ عیسیٰؑ کی زبان سے جس احمد[1]

[1] قال الله تعالیٰ وَاِذْ قَالَ عِیسَی ابنُ مریمَ یٰبنی اسرائیلَ اِنّی رسولُ اللّٰهِ الیکم مصدّ قا لما بینَ یدیَّ من التوریةِ ومبشّرا برسولٍ یأتی من بعدی اسمه احمدُ فلماجاء هم بالبینّتِ قالو هٰذا سحر مبینٌ .(جزء۲۸ رکوع ۸) اور (یادکرو) جب کہا مریم کے بیٹے عیسیٰؑ نے کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں تمہاری جانب اس کو سچا بتاتا ہوں جو میرے آگے ہے یعنی تورات اور خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیں گے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر

(

اندفامادرمجی او ہیچ کسے انکار نہ کردہ است پس بضرورۃ معلوم گشت کہ برخبرِ مہدیؑ اجماع شد وانکارِ اجماع کفر است پس حال منکرِ مہدی اینست کہ **ظلمات بعضھما فوق بعض** از جہت آنکہ اودو انکار دارد چنانچہ ذکر شدہ است وددروایت ثقہ آمدہ است کہ **من لم یعجب داعی الشرع تھاونا کفر.** و مہدیؑ ہم داعی شرع است پس کسیکہ بگوید انکار مہدیؑ کفر نیست اوہم بیرون از شرع است وہم ازیں جہت رسولؐ فرمودہ اند **من انکر خروج المھدیؑ فقد کفر بما انزل علی محمدؐ** ذاتیکہ از خروج او کسیکہ انکار کند کافر شود بعد ظہور ذات اوانکار کردن کفر است بطریق اولیٰ.

کا ذکر مذکور ہے ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں پس جو شخص کہ مہدیؑ کا منکر ہے وہ دوانکار رکھتا ہے یعنی انکار اُس چیز کا جس کو آنحضورؐ کالانا ثابت ہے اور انکار اُس کا جس کے آوردۂ رسولؐ ہونے پر سب کا اتفاق ہے اس لئے کہ صحابہ تابعین تبع تابعین علماء متقدمین اور علماء متاخرین سے کوئی شخص مہدیؑ کی آمد کا منکر نہیں اگر چہ بعض اشخاص نے مہدیؑ کی صفات میں اختلاف کیا ہے ولیکن آپؑ کی مجی کا کسی کو انکار نہیں پس بضرورت معلوم ہوا کہ خبر[۱] مہدیؑ پر اجماع ہے اور اجماع کا انکار کفر ہے پس مہدی علیہ السلام کے منکر کا حال یہ ہے کہ .تاریکیاں ہیں بعض ان کی بعض پر۔اس وجہ سے کہ اس نے دو انکار کئے جیسا کہ مذکور ہوا۔اور ایک معتبر روایت میں آیا ہے کہ جس نے داعی شرع کی تصدیق نہیں کی حقیر سمجھ کر تو کفر کیا.اور مہدیؑ بھی داعی شرع ہیں پس جو شخص کہ مہدیؑ کے انکار کو کفر نہیں کہتا ہے وہ بھی شرع سے باہر ہے اور رسولؐ نے بھی اس کے متعلق فرمایا ہے کہ جس نے انکار کیا مہدیؑ کے خروج کا پس تحقیق کہ اُس نے انکار کیا اُس چیز کا جو نازل ہوئی محمدؐ پر.ایسی ذات کے جس کے خروج (وجود) کا منکر کافر ہے تو اُس ذات کے ظہور کے بعد اس کا انکار بطریق اولیٰ کفر ہے.

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :۔انکا نام ہے احمدؐ تو جب عیسیٰ انکے پاس آئے معجزے لیکر تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے صریح.یہ ظاہر ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ کی امت احمد کی منتظر اور محمد رسول اللہؐ کی منکر ہے اسی طرح امام مہدی موعود علیہ السلام کے منکرین کا حال ہے۔

[۱] خبر مجی امام مہدی موعود علیہ السلام متواتر المعنی ہے چنانچہ قرطبی نے لکھا ہے کہ **وقد تواترت الا خبار و استفاضت بکثرت رواتھا عن النبیؐ فی المھدیؑ**

(ازمخزن الدلائل) ترجمہ. نبیؐ سے مہدیؑ کے حق میں جو حدیثیں مروی ہیں حدتواتر کو پہونچ چکی ہیں اوران کے راوی بکثرت ہیں.

دیگر حجت میاں لاڑ شہؒ اینست کہ درحدیث آمدہ است
امرت ان اقاتل الناس حتی یقو لو لا الٰہ الا اللہ
فاذا قالوھم عصموا منی دمائھم واموالھم
وامرھم الی اللہ. یعنی کسیکہ لاالٰہ الا اللہ گفت کشتن
اووگرفتن مال او حرام است **وامرھم الی اللہ** یعنی کار
ایمان ایشاں بسوی خدا است اخلاص دارند یا ندارند کسی
ایشاں را کافر گفتن نتواند: آری ایں حدیث است فاما با
ید دانست کہ ایں ہم بحق کسی است کہ کلمہ گو است وہر چیز
یکہ از رسولؐ آمدہ است اورا قبول می کند واز وچیزے
کفر ظاہر نشدہ است کہ اورا کافر گویند ویا اموالِ او گیرند
یا اورا بکشند وگرنہ درمیان رافضیان قومی است کہ ایشاں
را قرامطی گویند بحق ایشاں اہل شرع فتویٰ کردہ اند کہ
کشتن ایشاں حلال است واسیر کردن ایشاں جائز
است وگرفتن مال ایشاں رواست چراکہ ایشاں ہمہ
صحابہؓ را تکفیر می کنند وفرائض را قبول نمی آرند حرام را حرام
نمیدارند چنانچہ درمدارک زیر ایں آیت **لیغیظ بھم**
الکفار وَعَدَاللہ الّذِیْن امنوا وعملواالصّٰلحٰتِ
منھم مغفرۃً واجراً عظیماً. بیان کردہ است کہ
وھٰذہِ الاٰیت ترد قول الروافض والضمیر
یرجع الٰی اصحاب النبیؐ لانھم کفروا بعدو
فات النبیؐ پس کسیکہ یاران رسولؐ را کافر گوید چراایں
چیزھا بروجائز نباشد پس معلوم شد کہ حدیث **وامرت ان**
اقاتل الناس حتٰے یقولوا لا الٰہ الا اللہ

میاںؒ لاڑ شہؒ کی دوسری حجت یہ ہے کہ حدیث میں آیا
ہے کہ اور میں مامور ہوں اس بات پر کہ میں لوگوں کو لاا
لٰہ الا اللہ کہنے تک قتل کروں پس جب لوگ اس کو
کہدیں تو اُن کے خون اور اموال مجھ سے محفوظ ہوگئے
اور ان کا کام اللہ کی طرف ہے یعنی جو شخص کہ لا الٰہ الا
اللہ کہے اُس کو قتل کرنا اور اس کا مال لینا حرام ہے وامر
ہم الی اللہ یعنی اُن کے باطنی ایمان کا فیصلہ خدا کی
طرف ہے (باطناً) خلوص رکھیں یا نہ رکھیں کوئی اُن کو
کافر نہیں کہہ سکتا، بیشک یہ حدیث ہے ولیکن جاننا چاہئے
کہ یہ بھی ایسے شخص کیلئے (صادق آتی ہے) جو کلمہ پڑھتا
ہے اور ہر ایک چیز جو رسولؐ سے آئی ہے اُسکو قبول کرتا
ہے اور اُس سے کسی قسم کا کفر ظاہر نہیں ہوا ہے کہ (جسکی
وجہ) سے اُسکو کافر کہیں اور یا اُس کا مال لیں یا اس کو قتل
کریں وگرنہ رافضیوں میں ایک فرقہ ہے جس کو قرامطی
کہتے ہیں. ان کے حق میں اہل شرع نے فتویٰ دیا ہے
کہ ان کا قتل کرنا حلال ہے اور ان کو قید کرنا جائز ہے اور
ان کا مال لینا روا ہے اس لئے کہ یہ فرقہ تمام صحابہؓ کی تکفیر
کرتا ہے اور فرایض کو قبول نہیں کرتا اور حرام کو حرام نہیں
جانتا چنانچہ مدارک میں اس آیت **لیغیظ بھم**
الکفار. الخ (تا جلا دے اُن سے جی کفار کا وعدہ کیا
اللہ نے انسے جو ایمان لائے اور عمل صالح (ترک حیات
دینا) کئے گناہ بخشد ینے کا اور بڑے اجر کا) کے تحت
بیان کیا ہے کہ یہ آیت رافضیوں کے قول کو رد کرتی ہے

ہم درحق کسی است کہ اوموافق شرع نیست اعتقاداوکلیا وجزئیا وگرنہ ایں مشکل می آید کہ حضرت عمرؓ منافقی را بحضور رسولؐ قتل کردو خطابِ فاروق یافت و رسولؐ بر فعلِ عمر رازی شدند پس لا الٰہ الا اللہ درحق اوعصمت نکرد زیرا چہ کفر از جانب او ظاہر شد کہ برحکمِ رسولؐ راضی نشد وحضرت عمرؓ فرمود ھٰکذا قضٰی لمن لم یر ض بقضاء رسول اللّٰہ.

اور ضمیر اصحابِ نبی کی طرف پھرتی ہے کیونکہ یہ لوگ (صحابہؓ کو گالیاں دینے والے) بعد وفات نبیؐ کفر کی طرف مائل ہوگئے پس جو شخص کہ یارانِ رسولؐ کو کافر کہے کیونکہ یہ چیزیں اسپر جائز نہ ہوں پس معلوم ہوا کہ حدیث اور میں حکم دیا گیا ہوں کہ لڑوں لوگوں سے. یہانتک کہ لا الٰہ الا اللہ کہیں بھی ایسے شخص کے حق میں ہے جو اعتقاداً اور کلیا اور جزئیا شرع کے موافق نہ ہو ورنہ یہ مشکل پیش آئیگی کہ حضرت عمرؓ نے رسولؐ کے حضور میں ایک منافق کو قتل کیا اور فاروق کا خطاب پایا اور رسولؐ عمرؓ کے اس فعل پر خوش ہوئے پس لا الٰہ الا اللہ (کہنا) اُسکو بَری نہیں کیا اس لئے کہ اُسکی طرف سے کفر ظاہر ہوا یعنے رسولؐ کے حکم پر راضی نہوا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہی حکم جاری ہوگا اس شخص پر جو راضی نہ ہو رسولؐ کے حکم پر۔

دیکر اگر کسے بگوید کہ انکار مہدیؑ کفر نیست اور ابا ید پرسید کہ اول یثبت الجدار ثم النقش مہدیت میراں از کجا است اگر گوید کہ از قرآن است اور ابا ید گفت کہ پس انکار کفر چرا نباشد کہ مثبت اسم فاعل است من اثبت یثبت مراد آنست کہ ثابت کنندہ وشاہد اوقرآن است پس انکار مثبت ومشہود انکارِ مثبت شاہد است واگر بگوید

دیگر اگر کسی شخص نے کہا کہ مہدی علیہ السلام کا انکار کفر نہیں ہے تو اس کو پوچھنا چاہیئے کہ اول دیوار قائم ہوتی ہے من بعد نقش (در دیوار لہذا مہدیؑ کی مہدیت کا ثبوت کہاں سے ہے اگر کہا کہ قرآن سے ہے تو اس کو کہنا چاہیئے کہ پس انکار (مہدیؑ) کیوں کفر نہوگا اس لئے کہ مثبت اسم فاعل ہے اثبت یثبت سے اس کا مطلب یہ ہے کہ مہدیؑ (کی مہدیت) کو ثابت کرنیوالا اور اس کی شہادت دینے والا قرآن ہے پس انکار

کہ ثبوت مہدیؑ از خبر متواتر است تا ہم انکار کفر است واگر وبگو ید از اجماع مومنان است تا ہم انکار کفر است.

مثبت ومشہود (مہدیؑ) انکار مثبت وشاہد (قرآن) کا ہے اور اگر کہا کہ خبر متواتر[1] سے مہدیؑ کی مہدیت ثابت ہے تو بھی انکار کفر ہے اور اگر کہا کہ مومنوں کے اجماع سے ہے تب بھی انکار کفر ہے.

دیگر بعضی یاراں ما می گو یند کہ ثبوت مہدیؑ از اشارۃ قرآن است ایں ہم غلط است کہ اشارۃ حجت را نشاید ومہدی علیہ السلام حجت کردہ است پس معلوم شد کہ ثبوت مہدی علیہ السلام از عبارت قرآن است.

دیگر ہمارے بعض یاروں کا کہنا ہے کہ ثبوت مہدیؑ اشارہ قرآن سے ہے یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ اشارہ حجت کے لائق نہیں اور مہدیؑ نے حجت کیا ہے (قرآن کو حجت میں پیش کیا ہے) پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ کا ثبوت قرآن کی عبارت[2] سے ہے.

[1] حدیث متواتر اس کو کہتے ہیں جس کو ہر زمانہ میں اتنے لوگوں نے روایت کیا ہو کہ احتمال کذب کا ان کی طرف عقل کے نزدیک محال ہوئے (از شرح وقایہ مترجم) اور حدیث متواتر کا منکر کافر ہے. چنانچہ اصول فقہ میں لکھا ہے کہ المتو اتر یو جب العلم القطعی ویکون ردہ کفرا خبر متواتر سے علم یقینی ہونا واجب ہو جاتا ہے اور اس خبر متواتر کا انکار کفر ہے (از اصول الشاشی). امام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مقبل مومن منکر کافر گردد (ملاحظہ ہو مولود امام مہدی موعودؑ مولفہ حضرت بندگیمیاں عبدالرحمٰنؒ وملاحظہ ہو مطلع الولایت) مقبل مومن منکر کافر نقل متواتر ہے یہ نقل شریف مہدیؑ اور صحابۂ مہدیؑ کے زمانہ سے لیکر آج تک جملہ بزرگان مہدویہ سے بالا جماع وبالا تفاق چلی آرہی ہے اور برقت تربیت جملہ بزرگان مہدویہ نقل مذکور کا اقرار کراتے چلے آرہے ہیں. چنانچہ رحیم شاہ میاں صاحبؒ خلیفۂ حضرت میاں سید یعقوب توکلیؒ نے لکھا ہے کہ مقبل در نقل مقبل مومن منکر کافر وارداست بطریق عموم اطلاق لفظ مومن درحق گرویدگان وقوع یافتہ برجمیع افراد گردیدگان صادق آید وتمام اجماع بزرگان از زمانہ حضرت میراں علیہ السلام حتی الآن بریں نقل معتقد است ہیچ احدی از احاد عدول نہ کردہ است وبوقت تلقین مقبل مومن ومنکر کافر کہ می فرمایند بحد تواتر رسیدہ است (از محک اعتقاد) ترجمہ اور لفظ مقبل جو نقل مقبل مومن منکر کافر میں آیا ہے اس کا اطلاق بطریق عموم امامؑ کے ماننے والوں پر آیا امام علیہ السلام کے ماننے والوں ہی پر لفظ مومن صادق آتا ہے تمام بزرگان مہدویہ اجماعی حیثیت سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک اس نقل پر معتقد ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی نقل مزکور سے اعراض نہیں کیا اور تربیت کرنیکے وقت مقبل مومن ومنکر کافر بزرگان مہدویہ جو فرماتے ہیں حد تواتر کو پہنچ چکا ہے. حاصل کلام جمہور مہدویہ کے پاس جس طرح حدیث متواتر کا منکر کافر ہے اسی طرح نقل متواتر کا منکر کافر ہے۔

[2] حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مہدویہؒ نے تحریر فرمایا ہیکہ ’’ چیزی کہ وجود آن با حادیث یا بافعال نبی صلعم ثبوت یافتہ یا بران اتفاق اجماع باقرار جمیع امت باشد وہم برآن معنی اشارۃ کلام اللہ کہ مترتب آید در حکم برابر عبارت است چنانچہ وقت صلواۃ المغرب ومانند آں پس وجود مہدی موعودؑ چونکہ ازیں ہمہ جا ثابت است. ہر آن اشارات ہم کہ درحق اوست عین عبارت اند،، (از ام الادلہ مولفہ حضرت مجتہد گروہؒ) ترجمہ جس چیز کا وجود احادیث یا افعال نبی سے ثابت ہووے یا اس پر اجماع کا اتفاق جمیع امت کے اقرار سے ہووے اور اس معنی پر کلام اللہ کا اشارہ بھی مرتب ہووے تو ایسا اشارہ حکم میں عبارت کے برابر ہے جیسا کہ مغرب کی نماز کا وقت اور اس کے مانند پس وجود مہدی موعودؑ چونکہ ان تمام مقامات سے ثابت ہے اس لئے ہر وہ اشارۂ قرآنی جو آپ (مہدی) کے حق میں ہے وہ عین عبارت ہے.

وبعضی گویند کہ کفر معنوی است، اگر کسی سوگند خوردہ نقل کند راست است وگرنہ اجتہادی کند۔

اور بعضی کہتے ہیں کہ کفر معنوی ہے، اگر کوئی شخص قسم کھا کر نقل (مہدیؑ) بیان کرتا ہے تو باور کرنے کے قابل ہے ورنہ ہم یہ سمجھیں گے کہ وہ (ذاتی) اجتہاد کرتا ہے۔

دیگر میاں لاڑ شہؒ میگویند کہ مہدیؑ بدنبال مخالفان نماز گزاردہ است لانسلم میرانؑ از وقتیکہ ظہور مہدیت کردہ اند بدنبالِ ہیچ مخالف نماز نہ گزاردہ اند میاں مذکور میگویند کہ بادشاہ مخالف و قاضی مخالف و علماء مخالف درآنجا میرانؑ رفتہ نماز جمعہ وعید ادا کردند پس معلوم شد کہ با مخالفان نماز گزاردہ اند گوش دارید (ای میاں لاڑ شہؒ) کہ مخالفتِ بادشاہ وقاصی لازم نمی آید کہ تا خطیب آن مسجد ہم مخالف بودے ایشان از نہر الہ تا فرح دنبالِ نبودند حضرت میرانؑ ہر جا کہ نماز گزاردہ اند. خطیبان آنجا ساکت بودند بلکہ در بعضی جا موافق ہم بودند چنانچہ در کاہہ ابنای قاضی قادن موافق بود بحث ما در منکر است نہ در ساکت ایشان دیانت نمی کنند کہ حاضر بودند حکایت غیب می کنند بندہ ہر کس را میگوید کہ یک خطیب را بیارید کہ او با مہدیؑ و یارانِ وی حجت وانکار کردہ است پس ظہور شدن مخالفت بدنبال او حضرت میرانؑ نماز گزاردہ اند.

دیگر میاں لاڑ شہؒ کہتے ہیں کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھی ہے ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے مہدیؑ نے جب سے کہ مہدیت ظاہر فرمائی ہے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہیں پڑھی. اور میاں لاڑ شہؒ کہتے ہیں کہ بادشاہ مخالف قاضی مخالف اور علما مخالف اسی جگہ جا کر مہدیؑ نے نماز جمعہ وعید ادا کی پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے سنئے میاں لاڑ شہؒ بادشاہ اور قاضی کی مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ اس مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو یہ صاحب (میاں لاڑ شہؒ) نہروالہ سے فرح تک ہمراہ (بھی) نہ تھے حضرت مہدیؑ نے جس جگہ کہ نماز پڑھی ہے اس جگہ کے خطیب ساکت تھے بلکہ بعض جگہ. موافق بھی تھے چنانچہ کاہہ میں قاضی قادن کے فرزندان موافق تھے ہماری بحث منکر میں ہے ساکت میں نہیں ہے۔ یہ (میاں لاڑ شہؒ) دیانت نہیں کرتے ہیں کہ حاضر نہیں تھے غیب کی حکایت کرتے ہیں بندہ ہر شخص کو کہتا ہے کہ ایک ایسے خطیب کو لاؤ کہ جس نے مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کے ساتھ حجت اور انکار کیا ہو مخالفت ظاہر ہونے کے بعد اس کے پیچھے حضرت مہدیؑ نے نماز پڑھی ہو۔

دیگر ایشان میگویند کہ اگر انکار کفر باشد پس زن موافق است ومرد مخالف ومرد موافق است وزن مخالف پس میراںؑ زنا کنانیدہ رفتہ اند ایں ہم از نادانی خودمی گویند معلوم دانید کہ امروز در شرع ما نکاح مسلم با زن کتابیہ رواست ورحال انکار رسولؐ وکتاب پس قاعدۂ کلی نیست کہ ہر جا کہ درمیان مسلم ومنکر نکاح باشد آنجا زنااست کما قال اللہ تعالٰی والمحصنٰت من الذین او تو ا الکتٰب من قبلکم.

دیگر شنوید کہ در ابتداء را اسلام بوقت رسولؐ دختران ِ رسولؐ در نکاح کافران بودند وقتیکہ دین غالب شد وامر شد رسولؐ دختران خود را رہا کنانیدہ اند. ای برادر باید گفت کہ دراں زمان با دختران رسولؐ زنا بود حاشا وکلا. دیگر رسولؐ فرمودہ اند کہ ان الدین بداء غریباً وسیعود الدین کما بداء فطوبیٰ للغرباء. ای برادر غربت در ابتداء اسلام چہ بود قال اللہ تعالٰی فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی این بود وسیعو

دیگر یہ (میاں لاڑشہؒ) کہتے ہیں کہ اگر انکار کفر ہے تو پس عورت[1] موافق ہے اور مرد مخالف اور مرد موافق ہے اور عورت مخالف پس مہدیؑ زنا کرا کر گئے ہیں یہ بات بھی انھوں نے اپنی نادانی سے کہی ہے یاد رکھو کہ آج ہماری شرع میں مسلم کا نکاح کتابیہ عورت کے ساتھ جائز ہے دراں حالیکہ وہ قرآن اور رسولؐ کی منکر ہو پس یہ قاعدہ کلی نہیں ہے کہ جہاں کہیں مسلم اور منکر کے درمیان نکاح ہو وہاں زنا ہے. چنانچہ فرمان خدا ہے کہ اور حلال ہیں پاکدامن عورتیں ان لوگوں میں سے جنھیں دی ہے کتاب پہلے سے.

دیگر سنئے (اے میاں لاڑشہؒ) کہ ابتداء اسلام میں آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں آپ کی صاحبزادیاں کافروں کے نکاح میں تھیں اور جب دین کو غلبہ ہوا اور خدا کا حکم ہوا تو رسولؐ نے اپنی صاحبزادیوں کو رہا کروایا پس اے برادر کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس زمانہ میں دختران رسولؐ سے زنا ہوا 'نہیں' 'ہرگز نہیں' دیگر رسولؐ نے فرمایا ہے کہ تحقیق کہ دین شروع ہوا در حالیکہ غریب تھا اور قریب میں ہو جائیگا دین جیسا کہ شروع ہوا تھا. پس خوشخبری ہو غریبوں کو اے برادر ابتداء

[1] آنحضرت کے زمانہ میں کچھ مسلمان ہوئیں مگران کے شوہر کافر رہے پھر جب شوہر بھی مسلمان ہوگئے تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ (مسلمان) عورتیں ان کو دیدی گئیں اور نیا نکاح نہیں ہوا (رواہ زہری) (ملاحظہ ہو اسلامی تعلیم یعنے مذہب اسلام کی انسائیکلوپیڈیا مطوعہ آزاد برقی پریس دہلی) اگر میاں بیوی میں سے کوئی مرتد ہو جائے (دین برحق سے پھر جائے) تو فوراً نکاح باطل ہو جائیگا. زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو تجدید اسلام کے ساتھ تجدید نکاح ہوگا (عالمگیری درمختار) ملاحظ ہو اسلامی تعلیم.)

الدین کما بدأ یعنی فی بعص الا مور فی وقت المھدیؑ چنانچہ لا اکراہ فی الدین. منسوخ بود در وقت مہدیؑ بریں عمل شد لکم دینکم منسوخ بوددر وقت مہدیؑ نیز بر و عمل شد بتحقیق بدانید کہ انکار مہدیؑ کفر است در شرع پس اجتہاد خود نباید راند و ازین لازم نمی آید گرفتن مال ایشان کُشتن ایشان مگر وقتیکہ بر موافقانِ مہدیؑ ایشان حکم کشتن کنند حکم ایشان بر ایشان عود کند خدائے تعالیٰ گفتہ است من یکفر بہ من الا حزاب فالنار مو عدہ نگفت کہ فا قتلو ھم و خذ وا اموالھم وا و جعلوھم وا اولادھم عبید ۔ دیانت آنست کہ چنانچہ میرانؑ فرمودہ اند ہموں باید گفت اجتہاد خود باید گزاشت در مجمع میان لاڑ شہؒ را آوردہ الزام بدہند تا بار دیگر این حکایت ظہور نہ کنند۔ دیگر معلوم دانید کہ از زبان میرانؑ شنیدیم فرمودند وقتیکہ دردانا پور جذبہ شد اول مرتبہ تجلی ذات شد و فرمان شد کہ ترا علم مراد

اسلام میں غربت کیا تھی فرمان خدا ہے کہ پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور ان کے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستہ میں ایذادئے گئے یہ تھی. اور قریب میں ہو جائیگا. دین جیسا کہ شروع ہوا تھا یعنی بعضےامور میں مہدیؑ کے زمانہ میں چنانچہ لا اکراہ فی الدین [1] منسوخ تھا. مہدیؑ کے زمانہ میں اسپر عمل ہوالکم دینکم منسوخ تھا مہدیؑ کے زمانے میں اسپر علم ہوا تحقیق کے ساتھ جانو کہ شرع میں مہدیؑ کا انکار کفر ہے. پس خود اجتہاد نہیں کرنا چاہئے اور اس سے (تکفیر منکر سے) انکا مال لینا اور ان کو قتل کرنا لازم نہیں آتا مگر جس وقت کہ (یہ منکرین) موافقان مہدیؑ پر قتل کا حکم جاری کریں تو ان کا حکم اُن ہی پر عود کریگا خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو شخص کہ انکار کرے اس کا (مہدیؑ کا) فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے (خداتعالیٰ نے یہ) نہیں فرمایا کہ تم ان کو قتل کرو اور ان کا مال لو اور ان کی اولاد کو اپنے غلام بناؤ دیانت وہ ہے جیسا کے حضرت مہدیؑ نے فرمایا ویسا ہی کہیں اپنے اجتہاد کو چھوڑ دیں میاں لاڑ شہؒ کو مجمع میں طلب کرکے الزام دین کہ بارِ دیگر یہ بات ظاہر نہ کرے دیگر سمجھ رکھو کہ ہم نے مہدیؑ کی زبان سے سنا ہے فرمایا کہ جس وقت

[1] حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے فرمان ہذا "لا اکراہ فی الدین منسوخ تھا مہدیؑ کے زمانہ میں اسپر عمل ہوالکم دینکم منسوخ تھا مہدیؑ کے زمانہ میں اس پر عمل ہوا" کے یہ معنی ہیں کہ نبوت میں لا اکراہ فی الدین (کچھ زبردستی نہیں دین کے بارے میں) پر بوجہ نزول آیت قتال عمل متروک تھا. مہدی علیہا السلام کے زمانہ میں پھر اس پر عمل جاری ہوا اسی طرح نبوت میں لکم دینکم (تم کو تمھارا دین) پر بوجہ نزول آیۃً سیف عمل متروک تھا اور مہدیؑ کے زمانہ میں پھر اس پر عمل جاری ہوا.

اللہ دادیم وکتاب خودرا میراث تو گردانیدیم وبراہل ایمان آمرترا گردانیدیم وانکارتو انکار ما وانکار ما انکار تست۔ آری چرانباشد کہ این ولایت خاص محمد است چنانچہ خبرایں مرتبہ رسولؐ دادہ اند حکایۃً عن اللہ لو لا ک لا اظهـرت الـربـو بيـت يـا نو رنو ری يـاسـر سـری ويـا خـزايـن مـعـرفت افديت مـلـكـی عـلـيک يا محمدؐ .پس انکاراوانکارخدا چرانباشدایں حکایت اززبان مہدیؑ شنیدیم ازخودنمی گوئیم پس کسے قبول کند یانکند بندہ راحجت اززبان مہدیؑ شد من رای الهلا ل فعليه الصوم ودیگر یک روز میاں سید کریم اللہ برادرِمیاں سید سلام اللہ میرانؑ راپرسید کہ انکارشما کفراست فرمودند آرے انکار ما کفراست واشارت برذات خودکردند ذات خودرانمودہ فرمودند کہ انکارایں ذات کفراست۔
ودیگر اگرکسی گوید کہ انکارازولایت کفراست وہر کسیکہ ظاہررسولؐ راقبول میکند نبوت وولایت اوہر

دانا پور میں (امامؑ کو)[1] جذبہ ہوا تو پہلی دفعہ ذات کی تجلی ہوئی اورفرمان خدا ہوا کہ ہم نے تجھکو مراداللہ کا علم دیا ہے اوراپنی کتاب کو تیری میراث گردانا ہے اوراہل ایمان پر تجھکو حاکم گردانا ہے اورانکار تیرا ہمارا انکار ہے اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے. ہاں کیوں نہو کہ یہ (ذات مہدیؑ) محمدؐ کی خاص ولایت ہے چنانچہ رسولؐ نے خدا سے حکایت کرتے ہوے اس مرتبہ کی خبردی ہے کہ اگرتو نہوتا تو میں اپنی ربوبیت کوظاہر نہ کرتا اے میرے نور کے نوراے میرے بھید کے بھید اوراے میری معرفت کے خزانے اے محمدؐ میں نے تجھ پر اپنا ملک فدا کیا پس مہدیؑ کا انکارخدا کا انکار کیوں نہ ہو ہم نے یہ حکایت مہدیؑ کی زبان سے سنی ہے اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں پس کوئی شخص قبول کرے یا نہ کرے بندہ کومہدیؑ کی زبان سے حجت ہے جس نے چاند دیکھا اس پر روزہ لازم ہوا اور دیگر ایک روز میاں سید کریم اللہؓ برادرمیاں سید سلام اللہ نے مہدیؑ سے پوچھا کیا آپ کا انکارکفر ہے تو فرمایا ہاں ہمارا انکارکفر ہے اوراپنی ذات کی طرف اشارہ کیا اوراپنی ذات کو بتلا کرفرمایا کہ اس ذات کا انکارکفر ہے.
اوردیگر اگرکسی شخص نے یہ کہا کہ ولایت کا انکارکفر ہے اور ہروہ شخص جو ظاہر رسولؐ کو (نبوت کو) قبول کرتا ہے

---

[1] حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ امام ابومحمد نصرآبادی نے اپنی تفسیر کاشف المعانی میں (مہدیؑ کے متعلق) لکھا ہے کہ ويـكـون سكـره ممتزجا با لصحو والصحو غا لب لا سكر امحضافكان تكذ يبه كتكذيب احدمن ا لا نبيا ء عليهما لسلام (ملاحظہ ہو تصدیق الآیات مؤلفہ حضرت مجتہد گروہ. وسراج الابصار وحجت المنصفی ومستطاب وسراج الحق) ترجمہ. اوراسکا (مہدیؑ کا) سکر حالتِ ہشیاری سے مخلوط اور ہشیاری اُس پر غالب ہوگی سکر محض نہو گا (جذبۂ حق میں محض مست نہوگا) پس اسکی کذیب انبیاءؑ میں سے کسی ایک کی تکذیب ہوگی.

دوراقبول میکند پس ہیچ کس منکر مہدیؑ نیست ایں حکایت ہم از خلل است کہ ذات مہدیؑ راعلیحدہ میدارد وولایت راعلحدہ میکند این ہر دو یک اند چنانکہ رسولؐ فرمودہ اند اروا حنا اجسادنا اجسادنا اروا حنا.

اگر کسے گوید کہ میراں سید محمدؑ از ہمہ اولیا فاضل اند و بر ولایت رسولؐ نیز ختم شدہ است فاما آن مہدیؑ کہ خدا اور رسولؐ فرمودہ اند اونبا شد این چنین کس ہم کافراست.

ودیگری گوید کہ آں ذات تجلی ذات دارد و بینائی بچشم سر و مو بمو دارد فاما مہدیؑ نباشد بالقطع او ہم کافر است از جہت ایں کہ او مجرد این لفظ مہدی را ہم بغیر امر اللہ آشکارہ نہ کردہ است چونکہ ایں لفظ مہدی را بامر اللہ آشکار کردہ است قبول کردن خلق را فرض شد کہ من اللہ است فاعلم ان اصحاب المہدی الموعود و التابعین اتفقوا علیٰ ھذا المکتوب منھم میرانسید محمود بن حضرت مہدی موعودؑ و میاں نسید خوندمیر و میاں شاہ نعمت و

وہ نبی کی نبوت اور نبی کی ولایت ہر دو کو قبول کرتا ہے پس کوئی شخص منکر مہدیؑ نہیں ہے اس بات میں بھی خلل (فتور) ہے کہ مہدیؑ کی ذات کو علحدہ رکھتا ہے اور ولایت کو علحدہ کرتا ہے (حالانکہ) یہ دونوں (نبی کی ولایت اور مہدیؑ کی ذات) ایک ہیں چنانچہ رسولؐ نے فرمایا کہ ہمارے ارواح ہمارے اجساد ہیں اور ہمارے اجساد ہمارے ارواح ہیں. اگر کسی نے یہ کہا کہ میراں سید محمدؑ تمام اولیاء سے فاضل ہیں اور آپ پر نبیؐ کی ولایت بھی ختم ہو چکی ہے ولیکن وہ مہدیؑ کہ (جس کا ذکر) خدا اور رسولؐ نے کیا ہے یہ وہ نہیں ہے تو ایسا شخص بھی کافر ہے.

اور دوسرا کہتا ہے کہ وہ ذات (مہدیؑ) تجلیٔ ذات (حق) رکھتی ہے اور بینائی چشم سر اور مو بمو رکھتی ہے مگر مہدیؑ نہیں ہے تو وہ بھی بالقطع کافر ہے اس وجہ سے کہ مہدیؑ نے اس لفظ مہدیؑ کو بھی بغیر امر خدا ظاہر نہیں فرمایا ہے. چونکہ (مہدیؑ نے) اس لفظ مہدیؑ کو خدا تعالیٰ کے حکم سے ظاہر کیا ہے (لہذا مہدیؑ کو) قبول کرنا مخلوق کے لئے فرض ہوا اسلئے کہ من اللہ ہے پس جان تحقیق کہ اصحاب مہدی موعودؑ اور تابعین نے اس مکتوب[1] پر اتفاق کیا ہے انمیں سے میراں سید محمود بن

[1] واضح ہو کہ حضرت میانسید محمودؒ نبیرہ حضرت میانسید یعقوب توکلیؒ کا قلمی مجموعہ فقیر کے پاس موجود ہی اس میں حضرت بندگمیاں شاہ دلاورؓ کا مکتوب بھی ہے جس کو حضرت میاں سید محمودؒ نے ۱۲۰۵ھ میں نقل کیا ہے اسی سے مکتوب ہذا نقل کیا گیا اور احتیاطاً اور ایک مکتوب سے جو حاجی محمد علی خانصاحب ساکن چنچلگوڑہ کے پاس موجود ہے اس کا مقابلہ کیا گیا. بعد تصحیح ترجمہ کیا گیا اور حواشی لکھے گئے.

میاں شاہ نظام وملک برہان الدین وملک گوہر میاں شاہ دلاور ومیاں امین محمد وملک معروف میاں یوسف ومیاں سید سلام اللہ ومیاں ابوبکر ومیاں ملک جی ومیان عبدا لمجید ومیاں خوند ملک ومیاں ابومحمد ومیاں جنیدی ومیاں بھائی وغیرہم من الاصحاب رضی اللہ عنھم علیٰ ذٰلک میاں سید یعقوبُ وملک الہداد ومیاں خوند شیخ ومیاں ابوالفتح بن میاں ابوبکر ومیاں عبدالرحمٰن و غیـر ھـم من التـا بـعین ر حمھم اللہ علیھم اجمعین و من خر ح من ھذا ا لا تفا ق فھو خار ج منا.

حضرت امام مہدی موعودؑ اور میانسید خوندمیر اور میاں شاہ نعمت اور میاں شاہ نظام اور ملک برہان الدین اور ملک گوہر اور میاں شاہ دلاور میاں امین محمد اور ملک معروف اور میاں یوسف اور میاں سید سلام اللہ اور میاں ابوبکر اور میاں ملک جی اور میاں عبدالمجید اور میاں خوند ملک اور میاں ابومحمد ومیاں جنیدی اور میاں بھائی وغیرہم اصحاب رضی اللہ عنھم سے ہیں اسیطر ح میاں سید یعقوب حسنِ ولایت اور ملک الہداد اور میاں خوند شیخ اور میاں ابوالفتح بن میاں ابوبکر اور میاں عبدالرحمٰن وغیرہم تابعین رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے ہیں اور جوشخص کہ نکلا اس اجماع واتفاق سے پس وہ خارج ہے ہم سے۔

شرحی مقالہ

ذیل میں مولوی مندوزی صاحب کامل ومتکلم کا عالمانہ شرحی مقالہ جو محضرۂ شاہ دلاورؓ سے متعلق ہے ہدیہء ناظرین کیا جاتا ہے. اس کے پڑھنے سے مہدویوں کے وہ شکوک جو منکر یا ساکت کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق پیدا ہیں انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جائیں گے۔(احقر دلاور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعدہ حمد وصلوٰۃ کے گزارش ہے کہ بندگیماں شاہ دلاورؓ نے اپنے مکتوب میں بندگمیاں لاڑشہؓ کے چند اقوال پر بحث فرمائی ہے بحث با قاعدہ مناظرہ کے اصول پر بنی ہے ہر جملہ میں مناظرہ کے قواعد ملحوظ ہیں دلیل سند اور منع کا استعمال اس طرح ہوا ہے کہ تفہیم ذیفہم کے لئے قواعدانی کی ضرورت ہے اس لئے کمترین کو خیال ہوا کہ حضرت میاں لاڑشہؓ کے دیگر اقوال کے منجملہ ایک قول پر شاہ دلاورؓ نے جو بحث فرمائی ہے اس کی شرح لکھی جائے تو خالی از فائدہ نہیں بنا بران کمترین نے شرح لکھی **بسم اللہ المتعان و علیھا لتکلان**. خداوند عالم سے دعا ہے کہ ارباب قوم کے لئے یہ شرح مفید ثابت ہو وہو ہذا.

دیگر میاں لاڑ شہؓ میگویند کہ مہدی علیہ السلام بدنبال مخالفان نماز گزاردہ است لانسلم میران علیہ السلام از وقتیکہ ظہور مہدیت کردہ اند بدنبال ہیچ مخالف نماز نہ گزاردہ اند و میان مذکور میگویند کہ بادشاہ مخالف و قاضی مخالف و علماء مخالف درآنجا میر علیہ السلام رفتہ نماز جمعہ و عید ادا کردند پس معلوم شد کہ با مخالفان نماز گزاردہ اند گوش دارید (ای میا لاڑشہؓ) بہ مخالفت بادشاہ و قاضی لازم نمی آید کہ تا خطیب آں مسجد ہم مخالف بودی ایشان از نہر والہ تا فرح دنبال نبودند.

ترجمہ

میاں لاڑشہؓ کہتے ہیں کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھی ہے ہم [۱] اسکو تسلیم نہیں کرتے مہدیؑ نے جب سے کہ مہدیت ظاہر کی ہے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہیں پڑھی میاں لاڑشہؓ کہتے ہیں کہ بادشاہ مخالف قاضی مخالف علما مخالف اسی جگہ جا کر مہدیؑ نے نماز جمعہ و عید ادا کی پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی' سنئے [۲] میاں لاڑشہؓ بادشاہ اور قاضی کی مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ اس مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو یہ صاحب (میاں لاڑشہؓ) نہر والا سے فرح تک ہمراہ بھی نہیں تھے.

۱؎ حضرت شاہ دلاورؓ فرماتے ہیں کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔الخ

۲؎ حضرت شاہ دلاورؓ فرماتے ہیں سنئے الخ

شرح۔ اس عبارت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ میاں لاڑ شہؒ نے ''مخالفوں کے پیچھے مہدیؑ کے نماز جمعہ وعید ادا کرنے کا دعویٰ کیا اور شاہ دلاورؓ نے اس پر نقض اجمالی وارد فرمایا کہ بادشاہ اور قاضی کی مخالفت سے لازم نہیں آتا کہ مسجد کا خطیب بھی مخالف ہو اور اول عبارت میں یہ تحریر فرمادیا کہ اظہارِ مہدیت کے بعد مہدیؑ نے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہیں پڑہی پس میاں لاڑ شہؒ کا دعویٰ اس عبارت سے ثابت نہ رہا کیوں کہ میاں لاڑ شہؒ کا دعویٰ یہ تھا کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز جمعہ وعید ادا کی اور شاہ دلاورؓ نے میاں لاڑ شہؒ کے اس دعویٰ پر نقض فرماتے ہوئے یہ ثابت فرمادیا کہ میاں لاڑ شہؒ کی دلیل سے مدلول چھوٹ گیا **تخلف مدلول عن الدلیل** باطل ہے اس لئے میاں لاڑ شہؒ کی دلیل ہی قابل سماعت نہیں ہے اور شاہ دلاور رضی اللہ عنہٗ پہلے ہی اس امر کی خبر دی کہ مہدیؑ نے کسی مخالف کے پیچھے نماز نہ پڑہی جب مخالف کے پیچھے نماز پڑہنا ہی ثابت نہوا تو نماز جمعہ وعید پڑہنا بھی غیر ثابت ہوا جب پورا دعویٰ یعنے مخالف کے پیچھے نماز جمعہ وعید پڑھنا غیر ثابت ہوا تو اسی دعویٰ پر سے نماز جمعہ وعید پڑھنے کا ثبوت بھی غیر ثابت وہوا ھوا لمطلوب جسطرح کسی نے کہا کہ امریکہ میں زید عنیک ساز ہے جب امریکہ میں زید ہی معدوم ہو تو اسکی عینک سازی بھی غیر موجود ہوگی'

حضرت میران علیہ السلام ہر جا کہ نماز گزاردہ اند خطیباں آنجا ساکت بودند. (از شاہ دلاورؓ)

ترجمہ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے جس جگہ کہ نماز پڑھی ہے اس جگہ کے خطیب ساکت تھے.

شرح۔ حضرت مہدیؑ نے جس جگہ کہ نماز پڑھی ہے وہاں کے خطیب ساکت تھے لفظ خطیب کے قرینہ سے جگہ کا معنی مسجد کے ہیں تو اب یہ معنی ہونگے کہ مہدی علیہ السلام نے جس مسجد میں نماز پڑھی اس مسجد کے خطیب ساکت تھے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مہدیؑ نے جس خطیب کے پیچھے نماز پڑھی وہ خطیب ساکت تھا اگر یہی مطلب ہوتا عبارت یوں ہوتی ''پس ہر خطی کہ نماز گزاردہ اند آں خطیب ساکت بود' یعنے جس خطیب کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ خطیب ساکت تھا. ظاہر ہے کہ اس عبارت میں اور عبارت بالا میں زمین وآسمان کا فرق ہے گویا شاہ دلاورؓ میاں لاڑ شہؒ کی دلیل پر نقض فرماتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ مہدی علیہ السلام مخالفوں کے پیچھے نماز تو کیا پڑہتے نماز بھی پڑھے ہیں تو ایسی مسجدوں میں جہاں کے خطیب ساکت تھے کیونکہ مہدیؑ ایک دفعہ شور وغوغا ہونے پر منکروں کی مسجدوں میں جاکر نماز پڑھنے کے متعلق فرمایا کہ تم کس لئے وہاں جاتے ہو (جہاں) منکرانِ مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑہنے کی ضرورت پڑے چنانچہ انصافنامہ کی نقل مبارک شاہدِ حال ہے۔

حضرت میرانؑ فرمودند چرا آنجا میروید کہ بدنبال منکران مہدیؑ نماز گرار دن حاجت افتد. یعنی حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ کس لئے وہاں جاتے ہو کہ (جہاں) منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے. اسکی وجہ یہ تھی کے ساکتیں نماز پڑھنے میں زیادہ مانع نہیں ہوتے تھے اور منکرین کی مسجدوں میں جب مہدوی نماز پڑھتے تھے تو منکرین شور وغوغا کرتے تھے اسی لئے مہدیؑ نے یہ حکم فرمایا کہ چرا آنجا می روید کہ بدنبال منکراں مہدیؑ نماز گزاردن حاجت افتد. البتہ باغراض تبلیغ مذہب مہدیؑ اور اصحاب مہدیؑ منکروں

کی مسجد میں جاتے تھے اور نـذهـب الـى الـجـعـتـه و نـتـرک الـجـمـاعـتـه کی نقل میں بھی یہی احتمال ہے کہ وہ مسجد ساکتوں کی ہو اور ساکتین ہی کی جماعت کو ترک کرنے کی خبر اسمیں دی گئی ہو یا یہ کہ شاہ دلاورؓ اپنی ہمراہی کی خبر دے رہے ہیں کہ جب میں ہمراہ تھا تو مہدیؑ نے جس مسجد میں نماز پڑھی ہے وہاں کا خطیب ساکت تھا اگر منکروں کے پیچھے نماز پڑھے ہوتے تو میں زمانہ دراز تک ہمراہی میں رہا کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا کہ منکروں کی مسجد میں نماز پڑھتے الغرض اس عبارت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مہدیؑ نے منکر یا ساکت خطیبوں کے پیچھے نماز پڑھی ہو نہ بلکہ در بعضی جا موافق ہم بودند چنانچہ درکاہہ ابنائے قاضی قادن موافق بود. (از شاہ دلاورؓ)

ترجمہ۔ بلکہ بعض جگہ میں موافق بھی تھے چنانچہ کاہہ میں قاضی قادن کے فرزند موافق تھے۔

شرح۔ اب بندگمیاں شاہ دلاورؓ اس امر کی خبر دے رہے ہیں کہ مہدیؑ نے بعض ایسی مسجدوں میں بھی نماز پڑھی ہے جہاں کے خطیب موافق تھے چنانچہ کاہہ میں قاضی قادن کے فرزند موافق تھے۔

بحث ما در منکر است نہ در ساکت (از شاہ دلاورؓ)

ترجمہ۔ ہماری بحث منکر میں ہے ساکت میں نہیں ہے.

شرح۔ اب بندگی میاں شاہ دلاورؓ اس امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ ہمارا موضوع بحث منکرین ہیں ساکتین نہیں ہیں کیونکہ خصم کا یہ فرض ہے کے مدعی کی دلیل درست نہ ہو تو اس پر مناقضہ کرے. غیر ضروری مسئلہ کو نہ چھڑے چنانچہ علم مناظرہ میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے. جب میاں لاڑ شہؒ نے اپنے دعویٰ پر یہ دلیل پیش کی کہ بادشاہ مخالف و قاضی مخالف الخ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز جمعہ و عید پڑھی تو اس دلیل کو شاہ دلاورؓ نے منع فرمایا کہ قاضی و بادشاہ کی مخالف سے خطیب کا بھی مخالف ہونا لازم نہیں آتا اور پھر یہ فرمایا کہ ''ہر جا کہ نماز گزاردہ اند خطیبانِ آں جا ساکت بودند'' یعنے جس جگہ کہ مہدیؑ نے نماز پڑھی ہے وہاں کے خطیب ساکت تھے. اب ''بحث ما در منکر است نہ در ساکت'' ''یعنی ہماری بحث منکر میں ہے ساکت میں نہیں ہے'' کے الفاظ سے اُس شبہ کو. (شاہ دلاورؓ) رفع فرما رہے ہیں جو بادی النظر میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ میاں لاڑ شہؒ کے دعویٰ کی تردید میں اتنا ثابت کر دینا کافی تھا کہ مہدی علیہ السلام نے نماز جمعہ و عید نہیں پڑھی۔ ساکتوں کا مسئلہ موضوع بحث سے خارج ہے اس شبہ کو رفع کرتے ہوئے یہ ثابت فرما رہے ہیں کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم موضوع بحث سے الگ ہو گئے نہیں نہیں بلکہ ہماری بحث تو منکر ہی میں ہے ساکت میں نہیں ہے ساکتوں کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ذکر جو ہم نے کیا ہے وہ محض تائیداً ہے۔

ایشاں (میاں لاڑ شہؒ) دیانت نمی کنند کہ حاضر نبودند حکایت غیب می کنند (از شاہ دلاورؓ)

ترجمہ۔ یہ میاں لاڑ شہؒ دیانت نہیں کرتے ہیں کہ حاضر نہیں تھے غیب کی حکایت کرتے ہیں

شرح۔ میاں لاڑ شہؓ کا یہ کہنا تھا کہ بادشاہ مخالف قاضی مخالف درانجا میرانؑ رفتہ نماز جمعہ وعید ادا کردند پس معلوم شد کہ با مخالفان نماز گزاردہ اند۔

ترجمہ۔ بادشاہ مخالف قاضی مخالف علما مخالف اسی جگہ مہدیؑ جا کر نماز جمعہ وعید ادا کئے پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے''معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے'' کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ میاں لاڑ شہؓ نے بچشم خود مہدیؑ کو نماز جمعہ وعید مخالفوں کے ساتھ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ کسی نے میاں لاڑ شہؓ سے کہد یا اور اس راوی کے بیان پر میاں لاڑ شہؓ نے یہ رائے قائم کی کہ ''پس معلوم ہوا کہ مخالفوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے'' اسی واسطے شاہ دلاورؓ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ''ایشان (میان لاڑ شہؓ) دیانت نمی کنند کہ حاضر نہ بودند حکایت غیب می کنند یعنے خود میاں لاڑ شہؓ حاضر نہیں تھے. مسجد کی طرف جانے کی کیفیت سنکر غیب کی حکایت کرتے ہیں جو یہ طریقہ خلاف دیانت ہے اور حجت کے قابل نہیں ہے. چونکہ میاں لاڑ شہؓ راویوں کے نام بھی پیش نہیں فرمائے تاکہ راویوں کے ثقہ وغیر ثقہ ہونے پر بحث کی جاتی اس لئے اس روایت میں بہت ضعف پیدا ہوگیا.

محضروں کا طریقہ گروہ مبارک میں محض اسی لئے ہے کہ قوم میں عقائد واعمال میں ہر طرح سے اتحاد رہے خود اس محضرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس بات پر کہ حضرت میاں لاڑ شہؓ ایسا کہہ رہے ہیں کہ'' مہدیؑ کا انکار کفر نہیں'' اور''مہدیؑ نے مخالفوں کے ساتھ نماز جمعہ وعید پڑھی'' اصحاب مہدیؑ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ غلط روایات مشہور ہوتے ہوتے لوگوں کے ذہین میں جم جائیں اور منکر کو کافر نہ کہیں اور منکروں کے پیچھے نماز جمعہ وعیدین شروع کردیں لہذا یہ محضرہ مرتب فرمایا تا آیندہ سندر ہے.

نفسِ مضمون جس پر محضرہ ہوا وہ یہ ہے کہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام کا منکر کافر ہے اور ضمناً یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے کہ مخالفوں کے پیچھے مہدیؑ نے نماز نہیں پڑھی کیونکہ یہ جملہ اصحاب مہدی علیہ السلام کا متفق علیہ امر ہے دوسری اجماعی روایات بھی اس کی تائید میں موجود ہیں اور وہ نقل مبارک جو انصاف نامہ میں ہے. جس پر تمام اصحاب مہدی علیہ السلام نے منکر ان مہدی علیہ اسلام کے پیچھے نماز جائز نہ ہونے پر اتفاق فرمایا ہے غالبًا اس اجماع میں بھی حضرت میاں لاڑ شہؓ داخل ہیں[1] وہو ہذا۔

نیز نقلست کہ در موضع بھدری والی وقتِ عصر ہمہ	نیز نقل ہے کہ موضع بھدری والی میں عصر کے وقت بڑ
مہاجرانِ مہدی علیہ اسلام حاضر بودند بزیر درخت بڑہ	کے درخت کے نیچے تمام مہاجران مہدیؑ حاضر تھے مثلاً
ہمچوں میاں سید خوندمیر ومیاں نظام ومیاں نعمت	میاں سید خوندمیر میاں نظام میاں نعمت میاں دلاور

[1] اس لئے کہ نقل شریف میں ''ہمہ مہاجران مہدی علیہ السلام حاضر بودند'' (تمام مہاجران حاضر تھے) کے الفاظ کے بعد'' بلکہ ہمہ مہاجرانؓ'' (بلکہ تمام مہاجرانؓ موجود تھے) کے الفاظ جو درج ہیں اس بات کی وضاحت کررہے ہیں کہ اس اجماع میں بھی تمام صحابہؓ کے ساتھ حضرت میاں لاڑ شہؓ یقیناً شریک تھے. (از حقیر دلاور)

ومیاں دلاور ومیاں ابوبکر ومیاں سید سلام اللہ بلکہ ہمہ مہاجران رضی اللہ عنہم وگفتگو ایں بود کہ اگر کسی بدنبال منکران مہدیؑ نماز گزارد اورا خارجی گوئیم (از انصافنامہ باب۳)

میاں ابوبکر اور میاں سید سلام اللہ بلکہ کل مہاجرین رضی اللہ عنہم (موجود تھے) اور گفتگو یہ تھی کہ اگر (مہدویوں میں سے) کوئی شخص منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھے تو ہم اُس کو خارجی کہتے ہیں۔

اس نقل شریف سے تمام مہاجران مہدی علیہ السلام کا اتفاق منکران[1] مہدیؑ کے پیچھے نماز نہ پڑھنے پر ثابت ہے جبکہ میاں لاڑ شاہؒ بھی اصحاب مہدیؑ میں ہیں تو آپ کو بھی اس امر سے اتفاق ہے لہذا اُس روایت میں کہ آپ نے مہدیؑ کے منکروں کے پیچھے نماز پڑھنے کا جوذکر کیا ہے ظن پیدا ہوگیا یقین نہ رہا اُس میں ظن ہونے سے نفس مضمون محضرہ پر بھی اُس کا اثر نہیں پڑسکتا کیونکہ محضرہ سے ثابت ہے کہ مخالفوں کے پیچھے مہدیؑ نے نماز نہیں پڑھی.

بندہ ہر کس رامی گوید کہ یک خطیب رابیارید کہ او با مہدیؑ و با یاران وی حجت وانکار کردہ است پس ظہور شدن مخالفت بدنبال او حضرت میرانؑ نماز گزاردہ اند. (از شاہ دلاورؒ)

ترجمہ۔ بندہ ہر شخص سے کہتا ہے کہ ایک خطیب کو لاؤ کہ اُس نے مہدیؑ اور یاران مہدیؑ کے ساتھ حجت وانکار کیا ہو مخالفت ظاہر ہونے کے بعد اُس کے پیچھے حضرت مہدی علیہ السلام نے نماز پڑھی ہو.

شرح۔ اب پھر شاہ دلاورؒ اوسی دعویٰ میاں لاڑ شاہؒ کی تردید کی طرف متوجہ ہوتے ہیں دعویٰ یہ تھا کہ مہدیؑ نے مخالفوں کے پیچھے نماز پڑھی اب اس کی تردید یوں فرمارہے ہیں کہ کسی ایسے مخالف ومنکر کو پیش کرو کہ وہ اس امر کی شہادت دے کہ میں نے دعویٰ مہدیت میں مخالفت کی تھی بعد مخالفت بھی مہدیؑ نے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے حضرت شاہ دلاورؒ نے مخالفت ظاہر ہونے کی قید اس لئے لگائی کہ جو مدعی اس بات کا ہے کہ مہدی علیہ السلام نے مخالف کے پیچھے نماز پڑھی تو اُس کا فرض یہ ہے کہ اپنے دعویٰ کی دلیل میں یا ثبوت میں ایسے ہی شخص کو پیش کرے کہ اس کی مخالفت مہدیؑ یا اصحاب مہدیؑ کے سامنے ظاہر ہوئی ہو اگر ایسا شخص پیش کیا جائیگا جس کی مخالفت ظاہر نہ ہوئی ہو تو دلیل دعویٰ کے مطابق نہ ہوگی پس بندگی میاں شاہ دلاورؒ نے محضرہ میں جو یہ الفاظ لکھے ہیں کہ ''پس ظہور شدن مخالفت الخ'' محض اس لئے کہ دلیل مدعی کی اُس کے دعویٰ کے مطابق ہو اور بحث اصول مناظرہ پر مبنی رہے تم الشرح بالخیر۔

[1] نقل ہے کہ شہر نہروالہ میں شیخ احمد نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے سامنے امامت کرنا چاہا مغرب کا وقت تھا بندگی میاں سید خوندمیر نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کردیا اور فرمایا کہ تو منکر مہدیؑ ہے تیرے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ نقل ہے کہ موضع بھیلوٹ میں ملا محمود خوندشہ نے میراں سید محمودؓ بن میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے سامنے ایک وقت امامت کرنا چاہا اور امامت کے لئے آگے بڑھا تو ایک براور نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر امامت سے ہٹادیا اور کہا کہ تو منکر مہدیؑ ہے (ملاحظہ ہو انصافنامہ باب ۳. از حقیر دلاور)

حاصل یہ کہ حضرت بندگمیاں شاہ دلاورؓ کے محضرہ سے اجماعی طور پر یہ بات پایہ ٔثبوت کو پہنچ گئی کہ حضرت مہدی موعودؑ کا منکر کافر ہے اور حضرت مہدیؑ نے منکر یا ساکت کے پیچھے نماز نہیں پڑھی اسی کی توضیح مولوی مندوزی صاحب کامل متکلم کے عالمانہ شرحی مقالہ سے مکمل طور پر ہو چکی. باوجود اس قدر ثبوت و وضاحت کے پھر بھی کوئی یہ کہتا ہے کہ حضرت مہدیؑ کا منکر کافر نہیں اور حضرت مہدیؑ نے منکر یا ساکت کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ اجماع صحابہؓ و تابعینؒ کا منکر ہے.

حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہدِ گروہِ مصدقانِ امامؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ.

در بزدوی فی الباب آلاخر شرط الاجماع میگوید کہ من انکر الاجماع فقد بطل دینه کله لان مدار اصول الدين كلها ومرجعها الیٰ اجماع المسلمين ای قول الاجماع (ملاحظہ ہو ماہیۃ التقلید ہولفہ ٔحضرت مجتہد گروہؒ)

بزدوی میں شرط اجماع کے باب آخر میں لکھا ہی کہ جس نے اجماع کا انکار کیا پس اُس کا پورا دین باطل ہوگیا. کیونکہ دین کے تمام اصول کا دار مدار مسلمانوں کے اجماع پر ہے یعنی اجماع کے قول پر ہے.

المرقوم ۱۵/ربیع الثانی ۱۳۵۵/

راقم الحروف

خاکپای گردہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام حقیر دلاور عروف گورے میاںؒ مہدوی

ساکن حیدرآباد دکن سدی عنبر بازار محلّہ پٹھان واڑی.

انشاءاللہ آئندہ شائع ہونے والی کتب کی فہرست

(۱) مولود حضرت امام مہدی موعودؑ مولفہ حضرت بندگیمیاں شاہ عبدالرحمٰنؒ

(۲) ماہیۃ التصدیق مولفہ حضرت بندگی سید شہاب الدین عالم شہیدِ سدّ وٹؒ

(۳) المیعار و بعض الآیات مولفہ حضرت بندگی میاں سید خوند میر صدیق ولایتؓ

(۴) میزان العقائد مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہدِ گروہِ مہدویہؒ

(۵) خصائص امام مہدی موعودؑ مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہدِ گروہِ مہدویہؒ

(۶) افضل المعجز ات المہدیؑ مولفہ حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہدِ گروہِ مہدویہؒ